A-PDF Image To PDF Demo. Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز جنازہ

کا طریقہ

سنت کے مطابق ہے، یا؟

مرتبہ

مبلغ اسلام

عبد الحمید

پتہ

راشد لائبریری

مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ (سندھ) پاکستان

موبائل نمبر: +92-3013291314

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نماز جنازہ

کا طریقہ سنت کے مطابق ہے، یا؟

نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا

عَنۡ عُبَادَۃَ بۡنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنۡ لَّمۡ یَقۡرَأْ بِفَاتِحَۃِ الۡکِتَابِ

(صحیح بخاری جلد اول کتاب الاذان باب ۴۸۵ حدیث ۷۱۹)

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے (نماز میں) سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز ہی نہیں ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے معلوم ہوا کہ جب تک نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی جائے گی اس وقت تک وہ نماز، نماز ہی نہیں ہوگی چاہے وہ نماز امام کی ہو یا مقتدی کی، چاہے وہ نماز جنازہ ہی کیوں نہ ہو، اسی لئے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی ہر نماز میں اور نماز جنازہ میں بھی سورہ فاتحہ ضرور پڑھا کرتے تھے۔

ثبوت مندرجہ ذیل ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ

(صحیح بخاری کتاب الجنائز جلد اول باب ۸۳۹ حدیث ۱۲۵۴)

طلحہ بن عبداللہ بن عوفؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عباسؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو عبداللہ بن عباسؓ نے (نماز جنازہ میں) فاتحہ الکتاب قرأت سے پڑھی (یعنی بلند آواز سے پڑھی) اور (عبداللہ بن عباسؓ) نے نماز جنازہ سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا (اے لوگو میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے اس لئے پڑھی) تا کہ (جسے معلوم نہیں) اسے بھی معلوم ہو جائے (کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ) پڑھنا نبی ﷺ کی سنت ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا سنت رسول ﷺ ہے اور کیونکہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے علماء ہوں یا مقتدی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے اس لئے دیوبندیوں اور بریلویوں کی نماز جنازہ کا طریقہ خلاف سنت ہوا۔

نماز جنازہ کی دعا بلند آواز سے پڑھنا

عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍؓ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ يَقُوْلُ:

حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سُنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَ عَافِهٖ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِمَآءٍ وَّالثَّلْجِ وَّ بَرَدٍ وَّ نَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَ اَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَ عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ: یا اللہ اس (میّت) کی مغفرت فرما، اس پر رحم فرما، اس سے درگزر فرما، اس کو عافیت دے، عزت کے ساتھ اس کی مہمانی فرما، اس کی قبر کو کشادہ کردے، اس کو پانی، برف اور اولے سے پاک کردے، اس کو گناہوں سے ایسا پاک وصاف کردے جیسا کہ سفید کپڑے کو میل سے پاک وصاف کیا جاتا ہے، اس کے گھر

سے بہتر اسے گھر عطا فرما، اس کی اہل سے بہتر اسے اہل عطا فرما، اس کی بیوی/شوہر سے بہتر اسے بیوی/شوہر عطا فرما، اس کو جنت میں داخل کر، اس کو فتنہء قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

قَالَ عَوْفٌ وَّ تَمَنَّيْتُ اَنْ لَّوْ كُنْتُ اَنَا الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَيِّتِ.
وَ فِیْ رِوَايَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَاءِهٖ

(رواہ صحیح مسلم کتاب الجنائز)

حضرت عوفؓ نے فرمایا کہ نماز جنازہ میں نبی ﷺ سے یہ دعا سُن کر میری یہ تمنا ہوئی کہ کاش یہ میت میری ہوتی اور رسول اللہ ﷺ اس دعا کو میری میت پر پڑھتے۔
اور حضرت عوفؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے ہوئے سُن کر میں نے اس دعا کو حفظ کر لیا۔

محترم قارئین کرام! اس حدیث مبارکہ سے ایک مسئلہ تو یہ معلوم ہوا کہ نبی ﷺ نماز جنازہ کی دعا کو بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے دعا کو بلند آواز سے پڑھا تو حضرت عوفؓ نے سُن کر اسے حفظ کیا۔ اگر آپ ﷺ بلند آواز سے نہ پڑھتے تو حضرت عوفؓ کو کیسے سنتا۔ اس لئے اس سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ کی دعا کو بلند آواز سے پڑھنا نبی ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔
کیونکہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے علماء کرام نماز جنازہ میں دعا بلند

آواز سے نہیں پڑھتے اس لئے ان لوگوں کا یہ عمل بھی سنت مطہرہ کے خلاف عمل ہوا۔ اور دوسری بات یہ کہ یہ لوگ اس دعا کو پڑھتے بھی ہیں یا نہیں؟ لوگوں کو اس کا علم بھی اس وقت ہی ہوگا جب نماز جنازہ میں دعا کو بلند آواز سے پڑھا جائے گا۔

میّت کو قبر میں اُتارنا

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: اَوْصَی الْحَارِثُ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ ثُمَّ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیِ الْقَبْرِ وَ قَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ.

(ابو داؤد کتاب الجنائز اسناده صحیح)

حضرت ابو اسحاقؒ نے فرمایا کہ حضرت حارث نے وصیّت کی کہ میری نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزیدؓ پڑھائیں۔ (جب حضرت حارث کی وفات ہوئی تو وصیّت کے مطابق حضرت عبداللہؓ) نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر (جب انہیں قبر میں اتارا تو) پائنتی کی طرف سے قبر میں اتارا اور پھر فرمایا کہ (میت کو قبر میں پائنتی کی طرف سے اتارنا) یہ سنت ہے۔

محترم قارئین کرام! آپ غور فرمائیں کہ یہ لوگ میت کو قبر میں اتارتے وقت اس سنت پر بھی عمل نہیں کرتے بلکہ میّت کو قبر میں سنت رسول ﷺ کے خلاف اتارتے ہیں اس لئے ان لوگوں کا یہ عمل بھی سنت کے خلاف عمل ہوا۔

قبرستان میں جوتے اُتارنا

ثُمَّ مَرَّ بِقُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ اَدْرَکَ هٰؤُلَآءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثُمَّ حَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَظْرَةٌ فَاِذَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ فِي الْقُبُوْرِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَاصَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَکَ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْکَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَلَعَهُمَا فَرَمٰى بِهِمَا.

(رواہ ابوداؤد، نسائی، احمد و سندہ صحیح)

پھر رسول اللہ ﷺ مسلمین کی قبروں پر سے گذرے تو فرمایا ان لوگوں نے (یعنی مسلمین) نے بہت زیادہ بھلائی پائی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو قبروں کے بیچ میں ہو کر جارہا ہے اور وہ جوتیاں پہنے ہوئے ہے تو آپؐ نے فرمایا اے (مسلمین کی قبروں میں) جوتیاں پہن کر چلنے والے تجھ پر افسوس ہے۔ تو اپنی جوتیاں اتار دے۔ یہ سُن کر اس شخص نے آپؐ کی طرف دیکھا اور آپؐ کو پہچانا کہ (یہ حکم فرمانے والے تو) رسول اللہ ﷺ ہیں۔ پھر اس شخص نے اپنی جوتیاں اتار کر پھینک دیں۔

محترم قارئین کرام! اس حکم مصطفیٰ ﷺ پر بھی ان لوگوں میں سے کوئی بھی شخص عمل نہیں کرتا پھر چاہے وہ علماء کرام ہوں یا عام لوگ۔ یقین نہیں تو آئندہ مشاہدہ کرلیں کہ قبرستان میں جاتے وقت کوئی بھی شخص جوتے نہیں اتارے گا بلکہ جوتوں سمیت ہی قبرستان

میں چلے جاتے ہیں۔

سنت کے خلاف عمل قبول نہیں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

(مشکوۃ شریف جلد اول باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ بحوالہ صحیح بخاری و صحیح مسلم)

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بھی ہمارے دین میں کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے طریقے میں نہیں ہے تو اُس کا وہ عمل رد ہے (یعنی اس کا یہ عمل قابل قبول نہیں ہے)

پیارے بھائیو! اس فرمان رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ خواہ کیسا بھی عمل ہو اگر وہ عمل سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے تو اس کا وہ عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے اعمال قبول کروانے کے لئے ہر عمل کو سنت کے مطابق کرنا چاہئے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے اور تمام سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقط: مبلغ اسلام **عبدالحمید**

راشد لائبریری مسلم روڈ کمبوہ محلہ شہدادکوٹ ضلع لاڑکانہ (سندھ) پاکستان
موبائل نمبر: +92-3013291314 ذوالحج ۱۴۳۲ھ بمطابق نومبر ۲۰۱۱ء